3

کاہلی

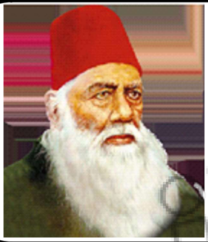

ماخذ: مقالات سرسید جلد پنجم　　مصنف: سرسید احمد خان　　صنفِ ادب: مضمون

مصنف کا تعارف:

(K.B-U.B)

سرسید احمد خان (1817ء تا 1898ء) کا تعلق دہلی کے مہذب اور علمی گھرانے سے تھا۔ ان کے آباؤ اَجداد شاہ جہان کے عہد میں ہرات سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور مغلیہ سلطنت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ ابتدائی تعلیم کے لیے سرسید نے اپنی والدہ سے کسب فیض کیا۔ اس کے بعد اپنے عہد میں مروجہ تعلیم بھی حاصل کی۔ 1837ء میں بطور سر رشتہ دار ملازمت کا آغاز کیا۔ 1841ء میں منصفی کا امتحان پاس کرنے پر مین پوری میں منصف ہو گئے۔ ملازمت کے باوجود وہ مسلمانوں کی ترقی کے لیے کوششیں کرتے رہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے مراد آباد اور غازی آباد میں دو اسکول قائم کیے۔

1875ء میں علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی جو بعد ازاں مسلمانوں کا سب سے اہم تعلیمی، سیاسی اور ادبی مرکز رہا۔ سرسید نے 1866ء میں ''سائنٹیفک سوسائٹی'' قائم کی تا کہ مغربی علوم کو اردو میں منتقل کیا جائے۔ 1869ء میں سرسید احمد خان اپنے بیٹے کے ساتھ انگلستان گئے جہاں انھوں نے جدید طریقہ ہائے تعلیم کا مطالعہ کیا۔ وطن واپس آ کر اُنھوں ''تہذیب الاخلاق'' رسالہ جاری کیا جس کا مقصد جدید علوم وفنون کو فروغ دینا اور ملکی معاشرتی واخلاقی خرابیوں کی اصلاح کرنا تھا۔

سرسید احمد خان کی اہم تصانیف میں ''آثار الصنادید'' ''خطبات احمدیہ'' ''تبیین الکلام'' ''تاریخ سرکشی بجنوز'' ''اسباب بغاوت ہند'' تفسیرِ القرآن شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تہذیب الاخلاق میں شایع ہونے والے ان کے مضامین ''مقالاتِ سرسید'' کے نام سے سولہ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

سرسید احمد خان اردو کے پہلے نثر نگار ہیں جو انگریزی ادب سے متاثر ہوئے اور جنھوں نے اردو نثر کو نہ صرف علمی، ادبی اور اجتماعی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی ابتدا کی بلکہ اس میں مختلف موضوعات بھی متعارف کرائے۔ انھوں نے اردو نثر میں تنوّع اور رنگارنگی کا عنصر پیدا کیا اور ایک الگ مکتبۂ فکر کی بنیاد رکھی۔ جسے ''دبستانِ سرسید'' کہا جاتا ہے۔ ان کے اُسلوب نے آیندہ دور میں نظم ونثر کی تمام اَصناف کو متاثر کیا۔ تاریخ نگاری، سوانح نگاری۔ ناول نگاری کے علاوہ جدید شاعری، غرض یہ کہ ادب کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جو سرسید کے اثرات سے باہر ہو۔ سرسید کا خیال تھا کہ نثر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ پُر اثر انداز میں اپنا مُدّعا بیان کر سکے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

''جو کچھ لُطف ہو وہ صرف مضمون کے ادا کرنے میں ہو اور جو اپنے دل میں

ہو وہی دوسروں کے دل میں پڑے تا کہ دل سے نکلے اور دل میں بیٹھے''

www.ilmkidunya.com

(K.B)

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چُستی	تیزی، پھرتیلا پن	کاہلی	سستی
دِلی قویٰ	دل کی طاقتیں، ہمت، حوصلہ	بسر اوقات کرنا	زندگی کے دن گزارنا
مہیا کرنا	فراہم کرنا، دینا	کاہل	سست
طبیعتِ ثانی	پختہ عادت	حاجت	ضرورت
حیوان صفت	حیوانی خصوصیات کا مالک	ضرورتاً	ضرورت کے وقت
وحشی	بدتہذیب، جنگلی	مِثل	طرح، مانند
تحریک	حرکت دینا	خَصلت	عادت
مشغول	مصروف	اندرونی قویٰ	اندرونی صلاحیتیں
بے کار	بے سُود	چنداں	بالکل، اسی قدر
ملکیوں	اپنے ملک کے باشندے	لاَخراج دار	مَحصول نہ دینے والا
وحشیانہ	جنگلی پن	مائل	راغب
قمار بازی	جُوا کھیلنا	تماش بینی	تماشا دیکھنا
پھواڑ	بدسلیقہ	بدسلیقہ	اجڈ، بدتمیز
وَضع دار	طور طریقے پر قائم رہنے والا	قوائے دلی	دل کی طاقتیں
قوتِ عقلی	سمجھ بوجھ	وحشت پنے	جنگلی پن
رفع	دور	رَفع کرنا	دور کرنا/ ختم کرنا
مُستعدی	چُستی، ہوشیاری	توقع	امید
ولایت	غیر ملک	مُصلح	اصلاح کرنے والا

www.ilmkidunya.com

سبق کا خلاصہ

(U.B+K.B)

مصنف کا نام: سر سید احمد خان — لاہور بورڈ G-I-2013، G-II-2014، G-I-2015، گوجرانوالہ بورڈ G-I-2016 G-I-2017

سبق کا عنوان: کاہلی

خلاصہ:-

مصنف کے مطابق کاہلی کے اصل معنی دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینا ہے نہ کہ کام کاج میں سُستی کرنا ہے۔ پیٹ بھرنا ایک ایسی چیز ہے کہ بہ امر مجبوری اس کے لیے ہاتھ پاؤں کی کاہلی چھوڑ کر لوگ محنت میں لگے رہتے ہیں مگر جن کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ کر حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔ ہزار پڑھے لکھے لوگوں میں کوئی ایک اپنی تعلیم اور عقل کو ضرورت کے وقت کام میں لاتا ہوگا۔ لیکن اگر انسان عارضی ضرورتوں کا مُنتظر رہے اور دلی قویٰ کو بے کار ڈال دے تو انسانی صفت چھوڑ کر وحشی اور حیوان بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کی آمدنی بغیر محنت و مشقت کے اُس کے اخراجات کے لیے مناسب ہو تو وحشیوں کی طرح مزے دار کھانے، قُمار بازی اور تماش بینی کا عادی ہو کر وضع دار وحشی بن جائے گا۔

مغربی اقوام بالخصوص انگلستان کی بہ نسبت ہندوستان میں دلی قُویٰ اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کے مواقع کم ہیں جس کا سبب کاہلی ہے۔ ہمیں اپنے دلی قویٰ کو کام میں لانے کے لیے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ان مواقع کی راہ میں حائل اپنی کوتاہیوں کو بھی دور کرنا چاہیے۔ جب تک ہماری قوم اپنے دل کو بے کار پڑا رکھنا نہ چھوڑے گی اُس وقت تک ہم کو اپنی قوم کی بہتری کی کچھ توقع نہیں ہے۔

(مقالاتِ سرسید: حصہ پنجم)

نثر پاروں کی تشریح

(K.B)

(ا)

نثر پارہ:- لاہور بورڈ G-I-2016، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013

ہاتھ پاؤں کی محنت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالکل حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔

حوالہ متن:-

سبق کا عنوان: کاہلی

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

ماخذ: مقالاتِ سر سید جلد پنجم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:- (K.B)

الفاظ	معانی
اُوقات بسر کرنا	زندگی گزارنا، وقت گزارنا
بہ مجبوری	مجبوری کی حالت میں
طبیعتِ ثانی	پختہ عادت
حیوان صفت	حیوانوں جیسی صفات کا مالک ہونا

تشریح:۔
(K.B-U.B)

سرسید احمد خان کو اردو نثر کا بانی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اردو میں بطور خاص مضمون نگاری کو رَواج دیا۔ اور ہر طرح کے علمی، سیاسی، سماجی اور مذہبی موضوعات پر مضامین لکھے۔ انھیں ہر موضوع پر قوت و قدرت کے ساتھ بیان کرنے میں خاص مَلکہ حاصل تھا۔ شامل نصاب مضمون ''کاہلی'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں انھوں نے ''کاہلی'' کی درست وضاحت کی ہے۔

تشریح طلب نثر پارے میں سرسید واضح کرتے ہیں کہ اکثر اوقات مجبوری انسان کو ہاتھ پاؤں کی کاہلی چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے کیوں کہ ہاتھ پاؤں کی محنت اور زندگی گزارنے کے لیے روٹی کما کر کھانا نہایت ضروری ہے۔ مطلب یہ کہ پیٹ بھرنے کی مجبوری کی وجہ سے کئی انسان ہاتھ پاؤں کی سستی چھوڑ دیتے ہیں۔ مزدور طبقے کو روزانہ کی روٹی کے لیے روزانہ محنت کرنا پڑتی ہے اس لیے وہ بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اگر وہ روزانہ محنت نہیں کریں گے تو پیٹ بھرنے کے لیے روٹی اور دیگر ضروریاتِ زندگی کا سامان انھیں میسر نہیں آسکے گا۔ گویا زندہ رہنے کی خواہش کی وجہ سے وہ روزانہ محنت کرتے ہیں۔ اس لیے ہر روز سخت سخت کاموں میں مصروف رہنا ان کی پختہ عادت بن جاتی ہے۔ یہی لوگ زندگی میں انقلاب آفرین بھی ہوتے ہیں۔ بقول شاعر

؎ پھوٹنے والی ہے مزدور کے ہاتھ سے کرن\
سرخ پرچم افق پہ لہراتے ہیں

اس کے بَرعکس وہ لوگ جن کو روزانہ محنت مشقت کرنے کی کوئی مجبوری نہیں ہوتی ہے یعنی ایسے لوگ جن کی تمام ضروریاتِ زندگی کسی بھی طرح باآسانی پوری ہو رہی ہیں وہ اپنے دلی قویٰ کو بالکل بے کار چھوڑ دیتے ہیں اور بہت بڑے کاہل اور حیوان صفت ہو جاتے ہیں۔ دراصل سرسیدؒ یہ بات ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دل کی طاقتوں اور صلاحیتوں کا بے کار پڑا رہنا انسان کو سخت کاہل اور حیوان صفت بناتا ہے۔ اس لیے ہر انسان صرف مجبوری کے تحت ہی نہیں بلکہ ذوق کی خاطر بھی، اپنے دلی قویٰ یعنی اپنے احساسات، صلاحیتوں قابلیتوں اور لیاقتوں کو لازمی زندہ رکھے تا کہ وہ دوسرے انسانوں کی زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکے۔ بقول شاعر

؎ آدمی کا آدمی ہر حال میں ہمدرد ہو\
اک توجہ چاہیے انسان کو انسان کی طرف

غرض یہ کہ مُصنف نے سادہ، سَہل اور بے سَاختہ اسلوب میں قاری کو کاہلی اور سُستی کے مابین فرق بتایا ہے یقیناً سرسید ایک بڑے مصلح اور معمارِ قوم کے ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجے کے مصنف بھی تھے۔

(۲)

نثر پارہ:۔
لاہور بورڈ G-I-2017

انسان بھی مثل اور حیوانوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بے کار نہ چھوڑے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: کاہلی

مصنف کا نام: سرسید احمد خان

ماخذ: مقالاتِ سرسید جلد پنجم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔
(K.B)

الفاظ	معانی
مثل	مانند، ملتا ہوا
خَصلت	فطرت
مشغول	مصروف
صِفت	خوبی

www.ilmkidunya.com

تشریح:۔
(K.B-U.B)

سرسید احمد خان کو اردو نثر کا بانی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اردو میں بطورِ خاص مضمون نگاری کو رواج دیا اور ہر طرح کے علمی، سیاسی، سماجی اور مذہبی موضوعات پر مضامین لکھے۔ انھیں ہر موضوع پر قوت وقدرت کے ساتھ بیان کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ شاملِ نصاب مضمون ''کاہلی'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں انھوں نے ''کاہلی'' کی دُرست وضاحت کی ہے۔

تشریح طلب نثر پارے میں سرسید نے انسان اور حیوان کے بنیادی فرق کو واضح کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بلاشُبہ انسان بھی دیگر حیوانوں کی طرح حیوان ہی ہے لیکن اسے اس کے دلی قویٰ کی تحریک ہی دیگر حیوانوں سے ممتاز اور منفرد بناتی ہے۔ مطلب یہ کہ دلی قویٰ کی تحریک اگر مُتحرک ہے تو انسان، انسان ہے اور اگر یہ سست ہے اور مسلسل کام میں نہ لائی جائے تو انسان آہستہ آہستہ حیوانی خصلت میں پڑتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ اس میں انسانی صفات کی بجائے حیوانیت زیادہ نظر آنے لگتی ہے یعنی وہ پورا حیوان بن جاتا ہے۔

دراصل سرسید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انسان کے اندر انسانی اور حیوانی صفات، دونوں ہی ہوتی ہیں۔ انسانی صفات اس کے دلی قویٰ کی تحریک کے مُتحرک رہنے سے منسلک ہیں یعنی انسان کے اندر جب تک کچھ اچھا کرنے کی اُمنگ اور تڑپ موجود رہتی ہے وہ حیوانیت سے دور رہتا ہے۔ اس کے برعکس جب اس کے دلی صلاحیتوں کی تحریک سست ہو جاتی ہے تو اس کے اندر موجود حیوانی صفات کو تقویت ملنے لگتی ہے اور آہستہ آہستہ کھانے، جسمانی لذت کو حاصل کرنے اور اپنے فائدے کے لیے ہم جنسوں کو نقصان پہنچانے کی حد تک سوچتا ہے۔ وہ علم و جستجو اور عقل و شعور سے عاری ہو جاتا ہے۔ اس لیے سرسید یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہر انسان کا یہ فرض عین ہے کہ وہ اپنے دلی قویٰ کی تحریک کو ہمیشہ زندہ رکھے یعنی کچھ اچھا کرنے کی اُمنگ اور تڑپ کو کبھی ختم نہ ہونے دے ورنہ وہ جسمانی لذتوں اور باتوں میں مشغول ہو کر مکمل حیوان بن جائے گا۔

(۳)

نثر پارہ:۔
گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013

ہم قبول کرتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔حالت کو پہنچ جاویں گے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: کاہلی

مصنف کا نام: سرسید احمد خان

ماخذ: مقالاتِ سرسید جلد پنجم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔
(K.B)

الفاظ	معانی
بَرخلاف	برعکس
قوائے دِلی	دل کی طاقتیں، ہمت، حوصلہ
ولایتوں	غیر ملکیوں
وحشت پنے	جنگلی پن

تشریح:۔
(K.B-U.B)

سرسید احمد خان کو اردو نثر کا بانی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اردو میں بطورِ خاص مضمون نگاری کو رواج دیا اور ہر طرح کے علمی، سیاسی، سماجی اور مذہبی موضوعات پر مضامین لکھے۔ انھیں ہر موضوع پر قوت وقدرت کے ساتھ بیان کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ شاملِ نصاب مضمون ''کاہلی'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں انھوں نے ''کاہلی'' کی درست وضاحت کی ہے۔

www.ilmkidunya.com

تشریح طلب نثر پارے میں سر سید نے اپنے ملک کے لوگوں یعنی ہندوستانیوں کا موازنہ انگلستان کے لوگوں سے کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستانیوں کے پاس ایسے مواقع بہت کم ہیں کہ جن میں وہ اپنے قوائے دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لائیں۔ قوائے دلی اور قوتِ عقلی سے مراد دل و دماغ کی وہ صلاحیتیں ہیں جو جذبے، حوصلے اور ہمت کے ساتھ ہر شے، ہر مشکل اور ہر مسئلے کو سمجھنے اور سلجھانے کا قابل اعتماد ذریعہ ہوں۔ مصنف کا کہنا ہے کہ ہندوستانیوں کے برعکس دیگر اقوام اور خصوصاً انگلستان والوں کے پاس قوتِ عقلی اور دلی قویٰ کو استعمال کرنے کے مواقع زیادہ ہیں۔ اصل بات مواقع کی دستیابی کی نہیں ہے بلکہ اصل بات تو کوشش اور محنت کی ہے۔ جس نے کوشش اور محنت کی، وہی کامیاب ہوا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ان لیس للانسان الا ما سعیٰ

انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ انگلستان والوں کو بھی اگر کوشش اور محنت کا شوق نہ رہے تو وہ بھی بہت جلد وحشیانہ طرزِ عمل اختیار کر لیں گے اور وحشی ہو جائیں گے۔ دراصل سر سید اپنی قوم کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ وہ مواقع کی عدم دستیابی کا رونا نہ روتے رہیں بلکہ کوشش اور محنت کرتے رہیں اور قوائے دلی اور قوتِ عقلی سے اپنے مسائل کا حل تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں ورنہ وہ کاہل، حیوان صفت اور وحشی ہو جائیں گے۔

(۴)

نثر پارہ:۔

اگر ہم کو قوائے قلبی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے کار پڑا رہنا نہ چاہیے

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: کاہلی

مصنف کا نام: سر سید احمد خان

ماخذ: مقالاتِ سر سید جلد پنجم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
قوائے قلبی	دلی قوت
قصور	غلطی
رَفع ہونا	دور ہونا۔ ختم ہونا
بے کار	بغیر کسی کام کے

تشریح:۔ (K.B-U.B)

سر سید احمد خان ایک بڑے مصلح اور معمارِ قوم ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے ادیب بھی تھے۔ انھوں نے اردو ادب میں مضمون نگاری کو رواج دیا۔

شاملِ نصاب مضمون ''کاہلی'' بھی اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے جس میں مصنف لفظ ''کاہلی'' کی وضاحت کرتے ہوئے اس کو جامع معنی پہنائے ہیں۔ مصنف کے مطابق ''کاہلی'' کام کاج، محنت مزدوری چلنے پھرنے یا اٹھنے بیٹھنے میں سستی کا نام نہیں بلکہ اپنی دلی قوتوں اور احساسات کو بے کار چھوڑ دینے کا نام ہے۔

www.ilmkidunya.com

تشریح طلب اقتباس میں مصنف لکھتے ہیں کہ اگر ہمیں دلی اور عقلی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو کام لانے اور ان سے استفادہ کرنے کا موقع نہیں مل رہا تو ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیے۔ یہ ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ آخر ہمیں اپنی صلاحیتوں کو دکھانے کا موقع کیوں نہیں مل رہا۔ ہمیں اس موقع کو حاصل کرنے کے لیے کوششیں کرنی چاہیں۔ اس کام کے لیے ہمیں اپنا ذاتی تجزیہ کرنا ہوگا اور ان تمام رکاوٹوں کو دور کرنا ہوگا جو ہماری قابلیتوں کو بے کار کر رہی ہیں۔ ہمیں اپنی تمام کوتاہیوں اور غلطیوں کی تلافی کرنی چاہیے تاکہ جو صلاحیتیں ہمیں اللہ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں ہم انھیں بہترین طریقے سے بروئے کار لاتے ہوئے نہ صرف ملک وقوم کی ترقی میں استعمال کریں بلکہ ان صلاحیتوں میں اضافہ بھی کریں۔ سر سید احمد خان نے اپنے ایک مضمون ''اپنی مدد آپ'' میں لکھا ہے:

''کسی ملک کی بہبودی کی نسبت ہر حالت پر بہ نسبت اس کی گورنمنٹ کے عمدہ ہونے کے زیادہ تر اس ملک کی رعایا کے چال چلن اخلاق و عادات و تہذیب و شائستگی پر منحصر ہے''

گویا یہ کہ بطور عوام ہمیں اپنی تمام دلی قوتوں اور صلاحیتوں کو کام میں لانا چاہیے تاکہ قوم کی بہتری کی توقع پیدا ہو سکے۔

مشقی سوالات

(K.B)

سوال نمبر 1 سوالات کے مختصر جوابات

(الف): دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-I-2017

جواب: **دلی قویٰ کی بے کاری**

دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی بجائے عملی زندگی میں سُستی اور کاہلی کا شکار ہو جائے وہ نہ تو اپنی حالت کو سنوارنے کی کوشش کرے اور نہ ہی دوسروں کی بہبود کے لیے کوئی کام کرے۔

(ب): انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟ لاہور بورڈ G-II-2015، G-I-2016، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014، G-I-2017

جواب: **وحشی اور کاہل انسان**

جب انسان اپنی عارضی ضرورتوں کا منتظر رہ جاتا ہے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ وہ زمین پر اپنی تخلیق کے مقصد کو پس پردہ ڈال دیتا ہے۔

(د): کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟ لاہور بورڈ G-I-2013

جواب: **فکر و کوشش کی مصروفیت**

کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا اس لیے لازم ہے تاکہ ہمیں اپنی ضروریات کے انجام کرنے کی فکر اور مُستعدی رہے اور اس لیے بھی کہ جسمانی باتوں میں مشغول ہو کر ہم حیوانی خصلت میں نہ پڑ جائیں۔

(ہ): قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013، G-I-2014

جواب: **قوم کی بہتری**

قوم کی بہتری ایسے ممکن ہے کہ افراد کاہلی یعنی دل کو بے کار پڑا رکھنا چھوڑ دیں اور دلی قویٰ کی تحریک کو ہمیشہ زندہ رکھیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۲ سبق ''کاہلی'' کے متن کو مدنظر رکھ کر درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

1۔ روٹی پیدا کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے:

(A) آرام (B) محنت (C) سفارش (D) خوشامد

2۔ لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں:

(A) بے فکر رہنے والے (B) خوش گپیاں کرنے والے

(C) روزانہ محنت کرنے والے (D) خود میں مگن رہنے والے

3۔ ہر ایک انسان پر لازم ہے:

(A) اپنے بارے میں سوچے (B) مزے دار کھانے کھائے

(C) حقے کے دھوئیں اُڑائے (D) اپنے اندرونی قوئ کو زندہ رکھے

4۔ قوم کی بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے:

(A) کاہلی چھوڑ کر (B) فکر مندی چھوڑ کر

(C) خوش و خُرم رہ کر (D) پریشان رہ کر

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

A	4	D	3	C	2	B	1

سوال ۳۔ موزوں الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔ (K.B)

(الف) اٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سُستی کرنا **کاہلی** ہے۔ (نیند، کاہلی، بے کاری، بے عملی)

(ب) جب اس کے دلی قوئ کی تحریک سست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی تو وہ اپنی **حیوانی خصلت** میں پڑ جاتا ہے۔
(انسانی خصلت، حیوانی خصلت، حیوانی جبلت، انسانی کمزوری)

(ج) ہمارے ملک میں جو ہم کو اپنے قوائے دلی اور قوت عقلی کام میں لانے کا موقع نہیں رہا ہے، اس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہم نے **کاہلی** اختیار کی ہے۔
(کاہلی، بے راہ روی، قمار بازی، تماش بینی)

(د) کسی شخص کے دل کو **بے کار** پڑا رہنا چاہیے۔ (مصروف، فکرمند، بے کار، غم زدہ)

سوال نمبر۴۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔ (K.B)

متضاد	الفاظ
چُستی	کاہلی
بے عقلی	عقل
مستقل	عارضی
مہذب	وحشی
یقین	شک
فارغ	مصروف

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر ۵۔ اِعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔ (K.B)

کاہِل قُوِیٰ طَبِیعَت تَحرِیک رَفَع

اضافی سوالات

(K.B)

سوال 1 سرسید احمد خان کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: **سرسید کی تصانیف**

سرسید احمد خان کی تصانیف حسب ذیل ہیں:۔
آثار الصنادید، رسالہ اَسبابِ بغاوتِ ہند، تبیین الکلام، خُطباتِ احمدیہ اور تفسیرِ قرآن

سوال 2 قوتِ عقلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **قوتِ عقلی**

قوتِ عقلی وہ انسانی صلاحیت ہے جو ہر شے، ہر مشکل، ہر مسئلے کو سمجھنے اور سلجھانے کا قابل اعتماد ذریعہ ہو۔

سوال 3 مضمون کی تعریف لکھیں۔

جواب: **مضمون**

کسی مُقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات مشاہدات اور معلومات کا نثر میں تحریری اظہار، مضمون کہلاتا ہے۔

سوال 4 کون سے لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں؟

جواب: **کم کاہل لوگ**

اپنی گزر بسر کرنے کے لیے محنت سے سامان مہیا کرنے والے لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔ سخت سخت کاموں میں لگے رہنا اور محنت کرنا ایسے لوگوں کی طبیعتِ ثانی ہو جاتی ہے۔

سوال 5 لفظ ''کاہلی'' کا لفظی اور اصطلاحی مفہوم واضح کریں۔

جواب: **''کاہلی'' کا مفہوم**

لُغوی اعتبار سے کاہلی سے مراد کام کاج، محنت اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں سُستی کرنا ہے جب کہ اصطلاحی معنوں میں کاہلی سے مراد اپنے دلی قویٰ یعنی تمام صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دینا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

(K.B)

1۔ سرسید کے مورثِ اعلیٰ ہندوستان آئے تھے:

(A) جہانگیر کے عہد میں (B) شاہ جہاں کے عہد میں (C) عالمگیر کے عہد میں (D) اکبر کے عہد میں

2۔ سرسید کے اَجداد عہدوں پر فائز رہے:

(A) علی گڑھ کالج میں (B) مغل سلطنت میں (C) مغلیہ دربار میں (D) دیوبند میں

3۔ سبق ''کاہلی'' کے مصنف ہیں: گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014,2013

(A) سرسید (B) حالؔی (C) مولانا شبلی نعمانیؒ (D) مولوی عبدالحق

4۔ سرسید احمد خان نے سب سے پہلے بطور سر رشتہ دار کام کیا:

(A) مغلیہ دربار میں (B) عدالت میں (C) علی گڑھ کالج میں (D) دِلّی میں

5۔ **سرکاری ملازمت کے باوجود سرسید اصلاح کے لیے برابر کوشاں رہے:**

(A) مسلمانانِ برصغیر کی　(B) مسلمانانِ ہند کی　(C) ہندوستان کے مفکرین کی　(D) اردو ادب کی

6۔ **سرسید نے پہلے ایک سکول مراد آباد اور غازی آباد میں کھولا:**

(A) اسلامی سکول　(B) انگریزی سکول　(C) اردو سکول　(D) دینی سکول

7۔ **سرسید نے علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی:**

(A) ۱۸۵۷ء میں　(B) ۱۸۶۲ء میں　(C) ۱۸۷۵ء میں　(D) ۱۸۸۵ء میں

8۔ **سرسید نے انگریزی سے اردو میں تراجم کے لیے قائم کی:**

(A) کمیٹی　(B) لائبریری　(C) سائنٹیفک سوسائٹی　(D) انجمن

9۔ **سرسید نے علمی و ادبی رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' جاری کیا:**

(A) ۱۸۵۷ء میں　(B) ۱۸۷۵ء میں　(C) ۱۸۸۵ء میں　(D) ۱۸۷۰ء میں

10۔ **سرسید نے اردو میں رواج دیا:**

(A) سیرت نگاری کی صِنف کو　(B) نظم کو　(C) مضمون کی صنف کو　(D) سوانح نگاری کی صنف کو

11۔ **سرسید نے خود کثرت سے مضامین لکھے اور قومی، تعلیمی، مذہبی، اخلاقی موضوعات پر مضامین لکھوائے:**

(A) اپنے رُفقا سے　(B) اپنے کالج کے پروفیسرز سے　(C) اپنے دوستوں سے　(D) اپنے اَحباب سے

12۔ **ان کا اسلوبِ نِگارش، سادہ سَہل، بے سَاختہ اور تَصنّع سے پاک ہے:**

(A) سرسید احمد خان　(B) مولوی عبدالحق　(C) مولانا شبلی نعمانیؒ　(D) مرزا فرحت اللہ بیگ

13۔ **مِن جُملہ بے شمار احسانات کے جو سرسید نے ہماری قوم پر کیے، ان کا بہت بڑا احسان ہے:**

(A) انگریزی زبان پر　(B) اردو زبان پر　(C) عربی زبان پر　(D) فارسی زبان پر

14۔ **سرسید نے بے لاگ تنقید اور روشن خیالی سے انقلاب پیدا کیا:**

(A) انگریزی ادب میں　(B) اردو ادب میں　(C) علی گڑھ کالج میں　(D) فارسی ادب میں

15۔ **سرسید ایک بڑے مصلح اور معمارِ قوم ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجے کے تھے:**

(A) شاعر　(B) مصنف　(C) ادیب　(D) مضمون نگار

16۔ **سرسید نے چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں:**

(A) دس سے زائد　(B) پندرہ سے زائد　(C) پچیس سے زائد　(D) تیس سے زائد

17۔ **لوگ یہ خیال نہیں کرتے کہ دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینا سب سے بڑی ہے:**

(A) سُستی　(B) کاہلی　(C) نااہلی　(D) نالائقی

18۔ **اوقات بسر کرنے اور روٹی کما کر کھانے کے لیے نہایت ضروری ہے:**

(A) ہاتھ پاؤں کی محنت　(B) دماغ کی محنت　(C) ذوق سے محنت　(D) مجبوری سے محنت

www.ilmkidunya.com

19۔ وہ جو کہ اپنی روزانہ محنت سے اپنی بسر اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں، ہوتے ہیں:

(A) بہت کم کاہل (B) بہت کاہل (C) بہت زیادہ سست (D) بہت چُست

20۔ سرسید کی کتاب نہیں ہے:

(A) آثارالصنادید (B) رسالہ اسباب بغاوتِ ہند (C) سیرۃ النبی ﷺ (D) تفسیرِ قرآن

21۔ کاہلی ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنی سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں:

(A) اہلِ ادب (B) لوگ (C) افراد (D) اہلِ معاشرہ

22۔ اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سُستی کرنا ہے: لاہور بورڈ G-I-2013

(A) کاہلی (B) آرام پسندی (C) بے فکری (D) بے پروائی

23۔ محنت کرنا اور سخت کاموں میں ہر روز لگے رہنا گویا اُن کی ہو جاتی ہے:

(A) طبیعت (B) پختہ عادت (C) طبیعتِ ثانی (D) بڑائی

24۔ جن لوگوں کو روزانہ محنت کی حاجت نہیں وہ اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ کر بڑے کاہل اور بالکل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو جاتے ہیں:

(A) حیوان صفت (B) حیوانِ ظریف (C) حیوانِ ناطق (D) حیوان

25 ۔۔۔۔۔۔ پڑھے لکھوں میں سے شاید ایک کو ایسا موقع ملتا ہوگا کہ اپنی عقل کو ضرورتاً کام میں لاوے:

(A) سیکڑوں (B) ہزار (C) لاکھ (D) بہت سے

26۔ اگر انسان ان عارضی ضرورتوں کا منتظر رہے اور اپنے دلی قویٰ کو بے کار ڈال دے تو وہ نہایت سخت ہو جاتا ہے:

(A) سُست اور کاہل (B) چست اور وحشی (C) کاہل اور تندرست (D) کاہل اور وحشی

27۔ انسان بھی مثل اور حیوانوں کے ایک ہے:

(A) جان دار (B) حیوان (C) ذی روح (D) جانور

28۔ جب انسان کے دلی قویٰ کی تحریک سست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تو وہ پڑ جاتا ہے:

(A) اپنی حیوانی جبلت میں (B) اپنی حیوانی خصلت میں (C) اپنی انسانی کمزوری میں (D) اپنی انسانی خصلت میں

29۔ انسان، انسانی صفت کھو کر بن جاتا ہے: گوجرانوالہ بورڈ G-II-2015

(A) وحشی (B) کاہل (C) حیوان (D) پاگل

30۔ پس ہر انسان پر لازم ہے کہ زندہ رکھنے کی کوشش میں رہے:

(A) اپنے اندرونی قویٰ کو (B) اپنی انسانی جبلّت کو (C) اپنی اندرونی کیفیت کو (D) اپنے جذبات کو

31۔ قوائے دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کے مواقع بہت ہیں:

(A) پاکستان کے لوگوں کے پاس (B) ہندوستان کے لوگوں کے پاس

(C) افغانستان کے لوگوں کے پاس (D) انگلستان کے لوگوں کے پاس

www.ilmkidunya.com

32۔ اگر انگریزوں کو بھی کوشش اور محنت کی ضرورت اور اس کا شوق نہ رہے تو وہ بھی بہت جلد پہنچ جاویں گے :

(A) غربت کی حالت کو (B) فکرمندی کی حالت کو (C) وحشت پنے کی حالت کو (D) معاشی بدحالی کو

33۔ سبق "کاہلی" صنف کے اعتبار سے ہے :

(A) افسانہ (B) مضمون (C) ناول (D) کہانی

34۔ سبق "کاہلی" کا ماخذ ہے :

(A) رسالہ اسبابِ بغاوتِ ہند (B) تبیینُ الکلام (C) خطباتِ احمدیہ (D) مقالاتِ سرسید

35۔ ایک ایسے شخص کی حالت کو خیال کرو، جس کی آمدنی مناسب ہو:

(A) اس کے کنبے کو (B) اس کے اخراجات کو (C) اس کے معاملات کو (D) اس کے بچوں کو

36۔ روٹی پیدا کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے : لاہور بورڈ G-I-2016

(A) سفارش (B) آرام (C) محنت (D) خوشامد

37۔ قومی کی بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے : لاہور بورڈ G-I-2017 گوجرانوالہ بورڈ G-I-2017

(A) خوش رہ کر (B) کاہلی چھوڑ کر (C) فکرمند رہ کر (D) پریشان رہ کر

38۔ لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں:

(A) روزانہ محنت کرنے والے (B) مزدور (C) دفتروں میں کام کرنے والے (D) سخت محنت کرنے والے

39۔ کسی شخص کے دل کو کیسے پڑا رہنا چاہیے : لاہور بورڈ G-I-2014

(A) بے کار (B) مصروف (C) فکرمند (D) غم زدہ

40۔ انسان کے دلی قویٰ کی تحریک سست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی تو وہ پڑ جاتا ہے :

(A) اپنی انسانی خصلت میں (B) اپنی حیوانی خصلت میں (C) اپنی حیوانی جبلت میں (D) اپنی انسانی کمزوری میں

41۔ ہمارے ملک میں، جو ہم کو اپنے قوائے دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کا موقع نہیں رہا ہے۔ اس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہم نے اختیار کی ہے :

(A) کاہلی (B) بے راہ روی (C) قمار بازی (D) تماش بینی

42۔ مضمون کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے ہے :

(A) انگریزی (B) اردو (C) عربی (D) فارسی

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

43۔ سرسید احمد خان کا سنہ ولادت ہے:

(A) ۱۸۰۰ء (B) ۱۸۱۷ء (C) ۱۸۵۷ء (D) ۱۸۹۸ء

44۔ سرسید احمد خان کا سنہ وفات ہے:

(A) ۱۸۱۷ء (B) ۱۸۵۷ء (C) ۱۸۷۵ء (D) ۱۸۹۸ء

45۔ کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات اور تاثرات کا نثر میں تحریری اظہار، کہلاتا ہے:

(A) مضمون (B) افسانہ (C) ناول (D) مکالمہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

C	10	D	9	C	8	C	7	B	6	B	5	B	4	A	3	C	2	B	1
C	20	A	19	A	18	B	17	D	16	B	15	B	14	B	13	A	12	A	11
A	30	C	29	D	28	B	27	D	26	B	25	A	24	C	23	A	22	B	21
B	40	A	39	A	38	B	37	C	36	B	35	C	34	B	33	C	32	C	31
										A	45	A	44	A	43	C	42	A	41